O

UNIVERSITY OF CAMBRIDGE INTERNATIONAL EXAMINATIONS
General Certificate of Education Ordinary Level

FIRST LANGUAGE URDU **3247/02**

Paper 2 Texts **May/June 2012**

1 hour 30 minutes

Additional Materials: Answer Paper/Booklet

9366121119

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

If you have been given an Answer Booklet, follow the instructions on the front cover of the Booklet.
Write your Centre number, candidate number and name on all the work you hand in.
Write in dark blue or black pen.
Do not use staples, paper clips, highlighters, glue or correction fluid.

Answer **one** question from **each** section.
One answer must be a **passage-based question** and **one** must be an **essay question**.

At the end of the examination, fasten all your work securely together.
The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے

جواب لکھنے کی کاپی میں مہیا کی گئی جگہوں پر اپنا نام، سینٹر نمبر اور امیدوار کا نمبر لکھیں۔

صرف نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کریں۔

جواب لکھنے کے لئے مہیا کی گئی علیحدہ کاپی پر اپنا جواب اردو میں تحریر کریں۔

اسٹیپل، پیپر کلپ، ہائی لائیٹر، گوند، کریکشن فلوئڈ مت استعمال کریں۔

لغت (ڈکشنری) استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

صرف دو سوالوں کے جواب لکھیں۔ ایک سوال حصہ اول شاعری سے کریں اور دوسرا سوال حصہ دوم نثر سے ایک سوال اقتباس سے متعلق اور دوسرا سوال مضمون پر مبنی ہونا لازمی ہے۔

اس پرچے میں ہر سوال کے مارکس بریکٹ میں دیئے گئے ہیں۔[ ]

اگر آپ ایک سے زیادہ جوابی کاپیاں استعمال کریں تو انہیں مضبوطی سے ایک دوسرے سے نتھی کر دیں۔

DC (LEO/LEO) 53549/2
© UCLES 2012

UNIVERSITY of CAMBRIDGE
International Examinations

[Turn over

Section 1: Poetry

غزل

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصالِ یار ہوتا
اگر اور جیتے رہتے، یہی انتظار ہوتا
ترے وعدے پر جیے ہم، تو یہ جان، جھوٹ جانا
کہ خوشی سے مر نہ جاتے، اگر اعتبار ہوتا
کوئی میرے دل سے پوچھے، ترے تیرِ نیم کش کو
یہ خلش کہاں سے ہوتی، جو جگر کے پار ہوتا
یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوست، ناصح
کوئی چارہ ساز ہوتا، کوئی غمگسار ہوتا
رگِ سنگ سے ٹپکتا، وہ لہو کہ پھر نہ تھمتا
جسے غم سمجھ رہے ہو، یہ اگر شرار ہوتا
کہوں کس سے میں کہ کیا ہے! شبِ غم بُری بلا ہے
مجھے کیا برا تھا مرنا، اگر ایک بار ہوتا
ہوئے مر کے ہم جو رسوا، ہوئے کیوں نہ غرقِ دریا
نہ کبھی جنازہ اٹھتا، نہ کہیں مزار ہوتا

سوال نمبر1۔

(ا) ”مرزا غالب کی غزل میں انسانی جذبات ومحسوسات کی عکّاسی خوب سے خوب تر کی صورت میں نمایاں ہے“۔مندرجہ بالا غزل کے حوالے سے بحث کیجیے۔ [10]

(ب) غالب کی شاعری کی اہم خصوصیات میں سے شوخی وظرافت اور نادر تشبیہات بہت اہم ہیں۔نصاب میں شامل کلام کے حوالے سے مثالیں دے کر وضاحت کیجیے۔ [15]

سوال نمبر 2۔ علّامہ اقبال کی شاعری کا اصل مقصد پیار ومحبتّ کے اظہار کے علاوہ برّصغیر کے سوئے ہوئے مسلمانوں کے ضمیر کو بھی بیدار کرنا تھا۔شاملِ نصاب کلام کے حوالے سے اپنا جواب تحریر کیجیے۔ [25]

نظم

بنے قوم کھانے، کمانے کے قابل زمانے میں ہو منہ دکھانے کے قابل
تمدّن کی مسجد میں آنے کے قابل خطاب آدمیت کا پانے کے قابل
سمجھنے لگیں اپنے سب نیک و بد وہ
لگیں کرنے آپ اپنی، اپنی مدد وہ

کرو قدر ان کی ہنر جن میں پاؤ ترقّی کی اور ان کو رغبت دلاؤ
دل اور حوصلے ان کے مل کر بڑھاؤ ستوں اس کھنڈر گھر کے ایسے بناؤ
کوئی قوم کی جن سے خدمت بن آئے
بٹھائیں انھیں سر پہ اپنے پرائے

کروگے اگر ایسے لوگوں کی عزت تو پاؤ گے اپنے میں تم ایک جماعت
بڑھائے گی جو قوم کی شان و شوکت گھرانوں میں پھیلائے گی خیر و برکت
مدد جس قدر تم سے وہ آج لے گی
عوض تم کو کل اس کا دہ چند دے گی

سوال نمبر 3۔

(ا) سر سّید احمد خاں کہتے ہیں کہ اگر خدا مجھ سے پوچھے گا کہ تو کیا لایا؟ میں کہوں گا کہ حالی سے مسدّس لکھوا کر لایا ہوں۔ مندرجہ بالا اشعار کے حوالے سے اس بیان پر تبصرہ کیجیے۔ [10]

(ب) حالی مسدّس میں کہتے ہیں کہ اگر دین وملت کی سلامتی چاہتے ہو تو قوم کے دکھ درد میں شریک رہو۔ نصاب میں شامل اقتباس کے حوالے سے اس بیان پر تبصرہ کیجیے۔ [15]

سوال نمبر 4۔ ''فیض احمد فیض صرف ایک شاعر نہیں بلکہ وہ ملک کے ان لوگوں میں سے ہیں جو انسانی زندگی، قومی مسائل اور بین الاقوامی معاملات پر گہری نظر رکھتے ہیں''۔ مثالوں کے ذریعے اس بیان پر تفصیلی روشنی ڈالیے۔ [25]

© UCLES 2012

Section 2: Prose

مضامین

رانی! تم بولو۔ شہنشاہ ایک رحم کی نظر ڈالو۔ یہ بڑھیا جی اٹھے گی۔

(اکبر سر جھکائے خاموش کھڑا رہتا ہے)

ظالمو نہ کھینچو۔ رحم! رحم! الٰہی تو ہی سن، ظلِ الٰہی نہیں سنتا۔ اے آسمان پھر تو ہی مدد دے۔ رانی مدد نہیں کرتی۔ ان کے دلوں کو نرم بنا کہ انہیں میرا دکھ معلوم ہو سکے۔

(اکبر بے قراری سے سر ہلاتا ہے۔ خواجہ سرا انارکلی کی ماں کو زور سے کھینچتے ہیں)

ہائے مجھے یوں نامراد نہ لے جاؤ۔ میں یہاں سے نکلتے ہی دم توڑ دوں گی۔ یہ منصف آسمان گر پڑے گا۔ اس ظلم کا اس قہر کا انتقام لے گا۔

(خواجہ سرا چیختی چلاّتی کو زبردستی لے جاتے ہیں۔ پیچھے پیچھے رانی آنسو پونچھتی ہوئی خاموش چلی جاتی ہے)

اکبر: (توقف کے بعد سر آسمان کی طرف اٹھا کر) نامراد باپ اور مایوس شہنشاہ۔ یوں تیرے خواب تمام ہوئے (آنکھیں بند کر کے سر جھکا لیتا ہے) دنیا سے۔ واقعات سے اور تقدیر تک سے لڑنے کے بعد کون جانتا تھا، تجھ کو دردانگیز مرحلہ طے کرنا پڑے گا۔ (گہری آہ بھر کر) جس کے لیے خود سب کچھ کیا تھا۔ اس سے۔ اپنی اولاد سے۔ شیخو سے الجھنا ہوگا۔ (توقف کے بعد بے قراری سے) یاس، یاس۔ ہندوستان کیوں اور جہاں بانی کی آرزو کیوں۔ (سوچتے ہوئے ملول نظروں سے) اس کے لیے جس نے ایک حسینہ کی آنکھوں پر باپ کو فروخت کر ڈالا، اس کو باپ نہیں چاہیے۔ باپ کی محبت نہیں چاہیے۔ باپ کا ہندوستان نہیں چاہیے۔ وہ صرف انارکلی کو لے گا۔ ایک کنیز کو جو اسے انداز دکھائے۔ اس کے سامنے ناچے اور اس سے اشارے کنائے کرے۔ (ہاتھ پیشانی پر رکھ لیتا ہے)

سوال نمبر 5۔

(ا) اقتباس کو پڑھ کر اکبر اعظم کے کردار پر بحث کیجیے اور مثالوں سے واضح کیجیے کہ وہ پہلے ایک شہنشاہ ہیں یا کہ ایک باپ۔ [10]

(ب) نصاب میں شامل اقتباس میں مہارانی ایک عجیب کشمکش میں مبتلا ہے۔ آپ کے خیال میں اس کی کیا وجہ ہے۔ مثالوں سے وضاحت کیجیے۔ [15]

سوال نمبر 6۔ ڈرامہ انارکلی ایک المیہ ہے لیکن کس کا اکبر اعظم کا یا انارکلی کا؟ دلائل سے اپنے جواب کی وضاحت کیجیے۔ [25]

مراۃالعروس

غرض چار دن کفایت النساء کے ہاتھوں ہر طرح کا سودا بازار سے آیا اور ہر چیز میں ماما عظمت کا غبن ثابت ہوا۔لیکن یہ سب باتیں،اس طرح ہوئیں کہ اصغری کی ساس کو خبر تک نہ ہوئی۔اصغری نے جانا یا کفایت النساء نے یا ماما عظمت نے۔اس واسطے کہ اصغری بہت مروّت اور لحاظ کی عورت تھی۔اس نے سمجھا کہ اس بڑھیا ماما کو بدنام اور رسوا کرنے سے کیا فائدہ۔رات کے وقت کھانے سے فارغ ہو کر کوٹھے پر اصغری پان کھا رہی تھی۔کفایت النساء بھی پاس بیٹھی ہوئی تھی۔اتنے میں ماما عظمت آئی۔کفایت النساء نے کہا۔''کیوں بوا عظمت، یہ کیا ماجرا ہے؟ چوری کون نوکر نہیں کرتا۔دیکھو، یہ گھر والی موجود ہیں۔سات برس تک برابر ان کی خدمت کی۔کئی برس سے گھر کا سب کاروبار یہ اٹھائے ہوئے تھیں۔اللہ رکھے امیر گھر اور امیری خرچ۔ہزاروں روپے کا سودا ان ہی ہاتھوں سے آیا۔حق دستوری یہ کیوں کر کہیں کہ نہیں لیا۔اتنا لینا تو ہم نوکروں کا دھرم ہے، خدا بخشے چاہے مارے، لیکن اس سے زیادہ ہضم نہیں ہو سکتا۔آگے بڑھ کر نمک حرامی میں داخل ہے۔'' عظمت نے کہا۔''بوا میرا حال کون نہیں جانتا۔اب میری بلا چھپائے۔میں تو چراتی اور لوٹتی ہوں۔لیکن نہ آج سے سدا سے میرا یہی کام ہے۔ذرا میری حالت پر بھی نظر کرو اس گھر میں کس بلا کا کام ہے۔اندر باہر میں اکیلی آدمی، چار نوکروں کا کام میرے اکیلے دم پر پڑتا ہے۔ پھر بوا، بے مطلب تو کوئی اپنی ہڈیاں یوں نہیں پیلتا۔

سوال نمبر7۔

(ا) ''دوسروں کا لحاظ کرنا اصغری کے کردار کی اہم خوبی ہے''۔اس بیان پر تبصرہ کیجیے۔ [10]

(ب) ''ماما عظمت چور ہونے کے ساتھ ساتھ سینہ زور بھی ہے''۔اس کی وجہ مولوی محمد فاضل کا گھرانہ ہے۔ آپ اس بات سے کس حد تک اتفاق کرتے ہیں؟ مثالوں سے وضاحت کیجیے۔ [15]

سوال نمبر8۔ ''ناول مراۃالعروس میں دوراندیش کا کردار ایک واعظ اور مصلح کا ہے''۔ تفصیلی بحث کیجیے۔ [25]

دستک نہ دو

تجربے کار اور سمجھ دار مائیں باپ اور بچوّں کے درمیان ایک عجب پُر اسرار قسم کی خلیج قائم کر دیتی ہیں۔ خود ہی ان کے درمیان دیوار بن کر حائل ہوتی ہیں اور پھر خود ہی دونوں کے مابین رابطے کا کام دیتی ہیں۔ ایک طرف اپنی حکمت عملی سے باپ کی حیثیت تاجِ برطانیہ کے وارث کی سی کر دیتی ہیں اور دوسری طرف بچوّں کے دلوں میں اُس کی ہیبت پیدا کر دیتی ہیں۔ ''تمہارے ابا نے سن لیا تو! اّبا کا مزاج تو تمہیں خوب معلوم ہے۔''

حالانکہ حقیقت یہ ہوتی ہے کہ اولاد پر باپ کا مزاج کھل ہی نہیں پاتا۔ تمہارے اّبا، کا لفظ ایک خوف و ہیبت کا مظہر ہوتا ہے۔ جو باپ کو اولاد سے، اولاد کو باپ سے بے تعلق اور دور کرتا چلا جاتا ہے۔

کچھ اسی قسم کی دوری اور فاصلہ بیگم جہانگیر نے اپنے بچوّں اور شوہر کے درمیان قائم کر رکھا تھا۔ دونوں لڑکوں اور دو لڑکیوں نے اس فاصلے کو بلاچون وچرا تسلیم کر لیا تھا۔ ان کے اِس بیان پر یقین کرنے میں تامل اور پس و پیش تھا تو اسی سب سے مختلف لڑکی کو۔

وہ جب اپنی گہری اور گمبھیر آواز میں کسی بات پر فضیحتا کرنے کے بعد یہ ٹکڑا لگاتیں کہ ''اگر تمہارے باوا نے سُن لیا تو پھر تم جانو۔ ان کا مزاج تو تمہیں معلوم ہی ہے۔'' تو گیتی دِل ہی دِل میں کہتی۔ ''اماں بیگم! یہ آپ کا غلط خیال ہے۔ مجھے اپنے باپ کا مزاج خوب معلوم ہے۔ کاش! ان کو ہماری تربیت اور پرورش میں بولنے کا جائز حق حاصل ہوتا تو میرے اور اُن کے درمیان یہ فاصلے حائل نہ ہوتے۔''

سوال نمبر 9۔

(ا) آپ کے خیال میں اماں بیگم ایک تجربے کار اور سمجھ دار ماں ہیں یا ایک نا تجربہ کار اور نا سمجھ؟ اقتباس کی روشنی میں اپنا جواب لکھیں۔ [10]

(ب) گیتی کو اپنے باپ سے بے پناہ محبت ہے مگر اُس کے باپ کو بچوّں کی تربیت اور پرورش میں بولنے کا کوئی حق نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گیتی کا کردار ناول میں ایک باغی لڑکی کا کردار بن جاتا ہے۔ اپنی رائے کا اظہار کیجیے۔ [15]

سوال نمبر 10۔ چائنامین اگرچہ ناول کا مرکزی کردار نہیں ہے مگر کہانی کا آغاز اور انجام اسی کردار سے ہوتا ہے۔ اس بیان کی روشنی میں چائنامین کے کردار کی اہمیت پر تفصیلی نوٹ لکھیے۔ [25]

BLANK PAGE

© UCLES 2012

BLANK PAGE

Copyright Acknowledgements:

Text 1 © ed. Dr Saleem Akhtar; Mirza Ghalib; Ghazal No. 2; *'O' Level Urdu Nisaab*; Sang-e-Meel; 2007.
Text 2 © ed. Dr Saleem Akhtar; Altaf Hussain Hali; *Musaadas-e-Hali; 'O' Level Urdu Nisaab*; Sang-e-Meel; 2007.
Text 3 © ed. Dr Saleem Akhtar; Imtiaz Ali Taaj; *Anaar Kali; 'O' Level Urdu Nisaab*; Sang-e-Meel; 2007.
Text 4 © Nazir Ahmed; *Mirat ul Aroos*; Sang-e-Meel; 2007.
Text 5 © Altaf Fatima; *Dastak Na Do*; Feroz Sons Ltd.

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

University of Cambridge International Examinations is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.